فَفِرُّوا إِلَى اللَّهِ إِنِّي لَكُمْ مِنْهُ نَذِيرٌ مُبِينٌ

دوڑو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف

Run Towards Allah Almighty

مکتبۃ التحریر

مكتبة التحرير

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فرمانِ الٰہی ہے:

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ ۚ أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

ترجمہ: ہر شخص ایک نہ ایک طرف متوجہ ہو رہا ہے تم نیکیوں کی طرف دوڑو۔ جہاں کہیں بھی تم ہو گے، اللہ تمہیں لے آئے گا۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ (البقرہ آیت:148)

نیز فرمایا:

وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ

ترجمہ: اور اپنے رب کی بخشش کی طرف اور اس جنت کی طرف دوڑو جس کا عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہے، جو اللہ سے ڈرنے والوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ (آل عمران آیت:133)

آگے فرمایا:

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ۗ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۖ فَمَن زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ۗ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ

ترجمہ: ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے، اور تمہیں قیامت کے دن پورے پورے بدلے ملیں گے، پھر جو کوئی دوزخ سے دور رکھا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا سو وہ کامیاب ہوا، اور دنیا کی زندگی سوائے دھوکے کی پونجی کے اور کچھ نہیں (آل عمران آیت:188)

- فرضیت جہاد!

الَّذِينَ آمَنُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ ۖ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا

ترجمہ: جو ایمان والے ہیں وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں، اور جو کافر ہیں وہ شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں سو تم شیطان کے ساتھیوں سے لڑو، بے شک شیطان کا فریب کمزور ہے۔ (النساء آیت:76)

اس بات کو سمجھنے کے لیے کسی بڑے دماغ کی ضرورت نہیں ہے کہ کیا خلافتِ اسلامیہ حق پر ہے یا ان کے خلاف لڑنے والے؟ اس لیے کہ خلافتِ اسلامیہ والوں نے پچھلے آٹھ سالوں میں اپنی تمکین کے مرکز (شام و عراق) میں بھی اور اپنی ولایات میں بھی اللہ کی شریعت نافذ کیے رکھی ہے، اور اس وقت افریقہ کی ولایات میں شدید جنگ کے باوجود اللہ کی شریعت کی بالا دستی قائم ہے، الحمدللہ، جبکہ جن علاقوں میں خلافت کے سپاہی عدمِ تمکین کی حالت میں ہیں، پھری حسب استطاعت اور حسب حال، شریعت پر عمل پیرا ہیں اور ان کی عدالتیں شریعت کے مطابق فیصلے کر رہی ہیں اور انہوں نے عدمِ تمکین اور جنگی حالت کو عذر نہیں بنایا، اور ہم اس چیز کے چشم دید اور بنفس نفیس گواہ ہیں، یا اللہ تو بھی گواہ رہنا!

ہاں! رہے ان کے خلاف جنگ لڑنے والے! یا وہ اہلِ کتاب، کافر و مشرک، یا ان کے معاونین و مدد گار، ان کے معاون و مدد گار، ملوک عرب، ملحدین یا پھر زندیقین ہیں۔ اور یہ سب بھی اپنے جمہوری کفری نظام کے لیے لڑ رہے ہیں۔ اب فیصلہ آپ خود کر لیں اہلِ حق کون ہیں؟؟ جب کہ آپ کے لیے مذکورہ آیت کے تحت قتال کرنا فرض عین ہے، اس لیے کہ اللہ رب العزت نے مسلمانوں کو اولیاء الشیطان سے قتال کرنے کا صریح حکم دیا ہے۔ فانی تؤفکون!

نیز، ملاحظہ فرمائیں:

يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ تعالی سے ڈرتے رہو اور اس کا قرب تلاش کرو اور اس کی راہ میں جہاد کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔ (المائدہ آیت:35)

جی! اس آیت کریمہ میں اللہ رب العزت نے حقیقی فلاح کو جہاد کے ساتھ مشروط کیا ہے۔ فاین تذھبون!

اللہ رب العزت جو اپنے بندوں سے از حد پیار کرتا ہے، اس نے اپنے بندوں کو، اور اس کے نبی ﷺ نے اپنے صحابہ کرام اور تمام مسلمانوں کو نیکیوں میں آگے بڑھنے کی ترغیب دی ہے "فاستبقوا لخیرات"، تاکہ اس کے بندے اس

کی اس دنیا کی برکتوں اور اخروی نعمتوں سے محروم نہ رہیں۔ بلکہ ان سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہوں۔ نیز، صحابہ کرام کا بھی یہ خاصہ تھا کہ وہ کسی نفلی و مستحب نیکی کو بھی ہلکا نہیں سمجھتے تھے، چہ جائیکہ وہ فرائض و واجبات ہوں یا جہاد و قتال فی سبیل اللہ جیسا عظیم عمل ہو! ان کے نزدیک جہاد و قتال کی کتنی اہمیت تھی، حدیث کعب بن مالک کا مطالعہ کر کے آپ خود اندازہ کر سکتے ہیں۔ جو خود اور دیگر دو بزرگ صحابہ کرام محض سستی کی وجہ سے غزوہ تبوک میں شرکت سے پیچھے رہ گئے تھے۔ جہاد سے پیچھے رہ جانے والوں کی عبرت کے لیے تو فقط یہی حدیث ہی کافی ہے، اگر کوئی عبرت پکڑے!

- <u>جہاد کی اہمیت</u>

جہاد ایک بڑی اور عظیم الشان عبادت ہے، جس کے فضائل و مناقب سے قرآن اور احادیث نبوی ﷺ کے مبارک ذخیرے بھرے پڑے ہیں۔ نیکیاں دو طرح کی ہوتی ہیں:

1. لازمی
2. متعدی

لازمی نیکی: اس سے مراد وہ عملِ حسنہ ہے جو انسان کی ذات تک محدود ہے جیسے نماز، روزہ، ذکر وغیرہ۔

متعدی نیکی: اس سے مراد وہ عمل حسنہ ہے جو دیگر انسانوں سے بھی متعلق ہے، اس لیے اجتماعی عمل کا اجر بہت زیادہ ہے کیونکہ اس کا فائدہ ہر خاص و عام کو پہنچتا ہے، جہاد کا فائدہ ہر مسلمان کو پہنچتا ہے حتیٰ کہ کافر تک کو بھی پہنچتا ہے۔ یہ مسلمان کے دین، عزت، جان، مال، اور عقل کی حفاظت کا ضامن ہے، مساجد و مدارس قائم ہوتے ہیں، اور محفوظ و مامون رہتے ہیں۔ غرض کہ دین کے تمام شعائر زندہ ہوتے ہیں اور ان کی حفاظت ہوتی ہے۔ آج یہ جو مرتد و کافر ظاہری اعمال پر کچھ نہیں کہتے، یہ بھی جہاد کی برکت ہے، ورنہ کفار اور اہلِ باطل یہ بھی پسند نہ کرتے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ پھر تمام مسلمان ہمارے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے۔ انہوں نے جو سیکولر جمہوری نظام بنایا ہے، اس کے تحت کفار و طاغوتی حکمران مسلمانوں کی ذاتی مذہبی زندگی پر خوش ہیں، مسلمان جو کرنا چاہیں کریں، آپ کی انفرادی زندگی میں وہ مداخلت نہیں کریں گے، یعنی آپ نمازیں پڑھیں، روزے رکھیں یا جو بھی انفرادی طور پر عبادت کریں، آپ کو اختیار اور اجازت

ہے، لیکن آپ جمہوریت کی مخالفت نہیں کرسکتے، آپ فیصلے اس طاغوت کی طرف لے جائیں گے جن کو طاغوتی حکمرانوں نے اتھارٹی دی ہوئی ہے، آپ کتاب اللہ، سنت رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کی سنت وتعامل کی بنیاد پر فیصلے نہیں کرسکتے۔ سمجھ نہ آئے تو کسی جج کے سامنے یہ کہہ کر دیکھ لیں کہ میں اس قانون کا فیصلہ نہیں مانتا، میں تو اپنے کیس کا فیصلہ قرآن وسنت کے قانون کے تحت کرواؤں گا۔ پھر دیکھیں اس کا کیا ردِ عمل سامنے آتا ہے!

- جمہوریت کا دھوکہ!

ان جمہوری حکمرانوں کے دین کے ساتھ مذاق اور دھوکہ دہی کا ایک واقعہ سنیں: 1996-97 میں تحریکِ نفاذِ شریعت کے شدید احتجاج اور مطالبے سے مجبور ہو کر اس وقت کی طاغوتی حکومت (پیپلز پارٹی) نے ان کی اشک شوئی کے لیے شرعی قاضی کورٹس تشکیل دے دیں لیکن فیصلہ کن حیثیت ان مقرر کردہ قاضیوں کے پاس نہیں تھی بلکہ حکومت کے مقرر کردہ مجسٹریٹس اور ججوں کے پاس تھی۔ عوام بے چاری سادہ تھی۔ ابتدا میں تو وہ خوش ہو گئے کہ ان کی محنتیں رنگ لائیں اور شرعی عدالتی نظام قائم ہو گیا لیکن کچھ دنوں کے بعد عقدہ کھلا کہ ان کے ساتھ دھوکہ ہو گیا ہے۔ اس جمہوری حکومت کا یہ اقدام دراصل قرآن کی بیان کردہ اس حقیقت کے مصداق تھا کہ:

يُخَادِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ

ترجمہ: وہ اللہ اور اہلِ ایمان کے ساتھ دھوکہ کرتے ہیں، مگر دراصل وہ اپنے آپ سے دھوکہ کر رہے ہیں، اور انہیں اس کا شعور نہیں ہے۔ ان کے دلوں میں (کفر ونفاق کی) ایک بیماری ہے جسے اللہ نے اور بڑھا دیا ہے۔ اور جو جھوٹ وہ بولتے ہیں، اس کی پاداش میں ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ (البقرہ آیت:9،10)

قرآن کریم کی حقانیت دیکھیں، ان کی بیماری میں اضافہ کیسے ہوا؟ کوئی پندرہ بیس سال بعد جب ایک بار پھر تحریکِ نفاذِ شریعت کے احتجاج اور پرزور مطالبے سے مغلوب ہو کر اس وقت کے طاغوت (آصف زرداری) نے عوام کی آنکھوں میں خاک دھونکنے کیلیے نام نہاد شریعت آرڈی نینس پر دستخط تو کر دیے، لیکن لوگوں کو تو اس وقت پتا چلا کہ جب اس پر

عمل درآمد کرنے کرانے کے بجائے ملک کی " نظریاتی حدود کی محافظ " مرتدنا پاک فوج نے پورے مالاکنڈ ڈویژن پر فوج کشی کر دی۔ گن شپ ہیلی کاپٹروں اور جیٹ طیاروں سے فضائی بمباری اور توپوں سے گولے برسا کر پچاس لاکھ عوام کو اپنے گھروں سے بے گھر کر کے، علاقے اور عوام کو "فتح" کر لیا۔ اس تحریک کی قیادت کو دھوکے سے گرفتار کر کے پابندِ سلاسل کر دیا۔ اور پھر ان مرتدین نے علاقے کے ہیڈ کوارٹر "سیدو شریف" میں امریکی فضائیہ کے ساتھ مل کر "کامیاب فتح" کا جشن منایا، لفنگے میراثیوں سے سڑکوں پر بھنگڑے ڈلوائے اور بدکردار عورتوں کو مارکیٹوں اور بازاروں کے چکر لگوا کر دنیا کو دکھایا کہ دیکھو ہم نے کیا کمال کیا؟ علاقے کو آزاد کرا کے امن قائم کر دیا! اور عوام کو ایک بار پھر جمہوری کفری نظام کی چھتری تلے لے آئے! اللہ ان سب ظالموں کو برباد کرے اور نشان عبرت بنادے۔ آمین۔

افلا تعقلون! غور کریں! یعنی جب اللہ کی حدود کو نافذ کرنا یا کرانا چاہیں تو پھر آپ کو سخت گیر، انتہا پسند، شدت پسند، دہشت گرد اور خوارج وغیرہ کہا جائے گا اور پھر آپ کو قید و قتل یالا پتہ بھی کر دیا جائے گا!! یہ جو انفرادی عبادات کی آزادی ہے، فقط مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لیے ہے کہ آپ آزاد ہیں، جبکہ اس کا تو مطلب ہے کہ کفر بھی آزاد ہے، ہندو، سکھ، عیسائی، یہودی، ملحد، سیکولر، لبرل، شیعہ، مشرک ہر کوئی اپنی کفریات میں آزاد ہے۔ آپ اس جمہوری نظام کے ما تحت زندگی گزارنے والوں کو دیکھیں کہ جاہل لوگ کہتے ہیں کیا یہ فوج والے، ایجنسیوں والے اور پولیس والے کافر ہیں؟ یہ پاکستانی و افغانی فوج اور پولیس والے جو چند ڈالروں کی خاطر امریکہ و نیٹو کے لیے مجاہدین کی جاسوسیاں کرتے اور انہیں پکڑواتے ہیں کیونکر کافر ہیں؟ جب کہ وہ تو نمازیں پڑھتے ہیں، روزے رکھتے ہیں، تلاوت کرتے ہیں، اپنے اڈوں میں، دفاتر و مساجد میں ختم قرآن کرواتے اور دیگر عبادات کرتے ہیں۔ ان جاہلوں کا موقف یہ ہے کہ چونکہ ان سب عبادات اور دیگر بظاہر اچھی باتوں کی جمہوریت میں اجازت ہے، اس لیے یہ نظام بھی " اسلامی " ہے۔ لہذا یہاں اسلام آزاد ہے اور ہمیں بھی مذہبی آزادی حاصل ہے! اور پھر اس کی توثیق سرکاری، نفس پرست اور علماء سوء اور مصلحت کوش و مداہنت پرست مذہبی لیڈران سے کرائی جاتی ہے۔ اور یہ بدبخت اس کے اسلامی ہونے کے فتوے اور نویدیں سناتے ہیں۔

ملا کو جو ہے ہند میں سجدے کی اجازت

ناداں یہ سمجھتا ہے کہ اسلام ہے آزاد

دراصل یہ جہلاء جمہوری مذہب کے پیروکار ہیں اوراس کی اطاعت وفرمانبرداری میں زندگی گزارنا اپنے اوپر لازم کر چکے ہیں، لامحالہ ولا شعوری طور پر اسی کو حق مانتے ہیں، ان کے ناقص تصور کے مطابق یہ جمہوریت ہی عین اسلام ہے، کیونکہ یہاں مذہب کی "مکمل" آزادی ہے۔

درحقیقت دین کی چند باتوں اور شعائر کی اجازت دینا بھی اس کفری نظام کا ایک شاطرانہ حیلہ اور چال ہے۔ لیکن جب آپ ان لوگوں سے پوچھیں کہ کیا انفرادی عبادات تک محدود رہنا اور مختلف بدمذہب وکفری جماعتوں اور گروہوں میں بٹ کے رہنا درست ہے ؟ کیا آپ نواقض الاسلام سے واقف ہیں؟ کلمہ کی شرائط جانتے ہیں؟ آپ جس نظام میں کام کر رہے ہیں یا یہ فوج جس نظام کا دفاع کر رہی ہے، یہ کس قسم کا نظام ہے ؟ کیا اس نظام نے اللہ کی حدود کو پامال نہیں کیا ہوا؟ کیا یہ نظام کافروں کے ساتھ وہی سلوک کرتا ہے جیسا کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے حکم دیا ہے ؟ تو بلاشبہ جواب یہی ہے کہ نہیں، بلکہ اس نظام کے مطابق تو مسلمان اور کافر برابر ہیں! جبکہ قرآن کی رو سے کافر اور مسلمان قطعا برابر نہیں ہیں! اس نظامِ کفر کے تحت آپ کی زندگی کے فیصلے، اللہ کی کتاب کے تحت ہوتے ہیں یا کفری وبشری قوانین پر؟ اگر محض نمازیں پڑھنے اور کئی مساجد تعمیر کرنے سے کوئی ملک اور نظام اسلامی ہوتا تو امریکہ، ہندوستان اور دوسرے کئی کفریہ ممالک میں اتنے مدارس اور مساجد ہیں جن کا کوئی حساب نہیں، تو آپ کے قاعدے کے مطابق یہ سارے ممالک اسلامی شمار ہوئے۔ جی ہاں! پھر تو تقریبا نوے فیصد دنیا اسلامی ممالک پر مشتمل ہوئی!! یہ انڈیا کی جمہوری سیکولر حکومت، یہ مرتد افغانی سیکولر حکومت، یہ پاکستانی، بنگلہ دیشی، اور یہ موجودہ امارت افغانی کی "سی آئی اے" اور "آئی ایس آئی" زدہ وپروردہ جمہوری حکومت کے موجودہ نظام میں کیا فرق ہے ؟، جس نظام والی دو حکومتوں کے خلاف، ان کو مرتد وکافر قرار دے کر یہ بیس سال بندے مارتے اور مرواتے رہے ہیں؟ تو پھر یہ سب جمہوری "ہم مذہب" ایک ہوئے کہ نہیں؟ ان تمام سوالوں پر وہ دوسری طرف منہ پھیر لیتے ہیں کیونکہ اس سب کا ان کے پاس کوئی جواب نہیں!

مختصر یہ کہ اسلامی نظام ان کو نہیں چاہیے۔ اقتدار میں آکر بھی کفر کی خدمت کریں گے، اس لیے کہ وہ جانتے ہیں کہ اسلام حاکم ہوا تو ان کے آقاؤں، یہود ونصاریٰ کا مسلمانوں پر غلبہ وتسلط اور اپنی عوام پر ان کی اپنی بدمعاشی اور عیاشانہ اقتدار سب ختم ہو جائے گا۔

برا ہو اس کفری جمہوری نظام کا جس نے کثیر مسلمانوں کو دینِ اسلام سے محروم کر دیا ہے، ان سے دینی و ملی غیرت چھین لی ہے۔ ۔لاکھوں کی تعداد میں فوجیں، ہزاروں کی تعداد کی جماعتیں اور گروہ، ہمہ قسم جدید اسلحہ سے لیس، لیکن سب طاغوت "یو این او" کے آگے سجدہ ریز ہیں۔ اسی بدبخت ادارے کی تابعداری میں ہی تو اعلائے کلمتہ اللہ کے لیے اور کفار کے ہاتھوں ذلیل ورسوا ہوتے مسلمانوں کی خاطر جہاد وقتال جیسے برگزیدہ کام سے محروم ہو چکے ہیں۔ اس نظام نے رہے سہے مسلمانوں کو ایسا بے غیرت کر دیا ہے کہ قوم وملک اور امت کے بیٹوں اور امت کی بیٹیوں تک کو کفار کے ہاتھوں فروخت ہوتے وقت بھی انہیں کوئی شرم وعار محسوس نہیں ہوتی اور نہ شریعت کے چاہنے والوں پر بمباریاں ہوتے وقت انہیں اپنی آخرت کی کوئی فکر لاحق ہوئی۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! اس قسم کی گھٹیا سوچ اور گھناونے کردار پر کس نے اکسایا؟ جی ہاں! یہ اسی کفری جمہوری نظام کی تربیت اور اکساہٹ ہے۔ خلافتِ اسلامیہ والے پوری امت کے غمخوار اور نجات دہندہ ہیں۔ اگر ان 58،57 ممالک میں رتی بھر بھی غیرت ہوتی تو اس وقت کفار کے ہاتھوں جو ان کی گت بنی ہوئی ہے اور ذلت ورسوائی کی جس معراج پر کفار نے ان کو پہنچایا ہوا ہے کہ نہ ان کی عزتیں محفوظ ہیں اور نہ جانیں۔ انڈیا کے ملیچھ پلید ہندو اور برما کے بدھوں تک ان کو دنیا کے سامنے ذلیل کر چکے ہیں۔ حتی کہ ان کے حکمرانوں اور جرنیلوں تک کو یہ کفار اپنے ہوئی اڈوں پر کپڑے اور وردیاں اتار کر تلاشیاں لیتے ہیں اور ان کو ذلیل کرتے ہیں۔ اللہ ان کو مزید ذلیل ورسوا کرے، آمین۔ یہ خلافتِ اسلامیہ والوں کے ممنونِ احسان ہوتے جنھوں نے ان کے لیے ایک مثال قائم کی ہے کہ دیکھیں، انتہائی کسمپرسی اور بے بساطی کے باوجود بھی کس طرح سینہ تان کے چلا جاتا ہے، اگر مسلمانوں میں غیرت نام کی کوئی چیز باقی بچی ہوتو! جی ہاں! ان کو تو گوانتاناموں اور ابو غریب جیلوں میں مسلمان بھائیوں اور بہنوں پر ڈھائے گئے مظالم کا بدلہ لینے، فلسطین، بوسنیا، مشرقی تیمور، سوڈان، کشمیر، اور افغانستان پر برسائے گئے بارود و آہن کا قصاص لینے کے لیے خلافتِ اسلامیہ کی پیٹھ مضبوط کرنی چاہیے تھی۔ اگر یہ طاغوتِ اکبر، یو این او" یا امریکہ کے نیو ورلڈ آرڈر کی غلامی کی وجہ سے عرصہ دراز تک اپنے ملکوں میں اللہ کی شریعت نافذ کرنے سے محروم رہے ہیں تو یہ خفیہ طریقے سے عسکری و مالی کمک بہم پہنچا کر خلافتِ اسلامیہ کو مضبوط کرتے۔ نیز، ایسا ہی کام اپنے طور پر ان کی مذہبی جماعتیں بھی کر سکتی تھیں، کیونکہ انہوں نے بھی تیہ والے بنی اسرائیلیوں کی طرح یہ عذر لنگ تراشا ہوا ہے کہ اپنے ملکوں میں جہاد وقتال سے کفر وشرک اور ارتداد کا قلع قمع اور دینِ اسلام کو کیسے غالب کریں جبکہ حکومتوں کے پاس تو بڑی افرادی قوت اور عسکری وسائل ہیں لیکن

نہیں! اس لیے کہ یہ کام تو غیرت سے ہوتے ہیں! لیکن غیرت کہاں سے جنم لے جب کہ بنی اسرائیلی بچھڑے کی طرح نصرانی جمہوری بچھڑے کی محبت اکثریت کے دلوں میں انڈیل دی گئی ہو!! جس کی پرستش واطاعت کی پاداش میں دلوں سے ایمان کادیوالیہ نکل چکاہو!! یااولی الالباب!!

بیاں میں نکتۂ توحید آ تو سکتا ہے

ترے دماغ میں بت خانہ ہو تو کیا کہیے

- جہادنسل ساز

جس طرح جمہوریت غیرت کو چھین کر دیوث بنا دیتی ہے، اسی طرح جہاد مسلمانوں کی غیور نسل کی کاشت کرتا ہے، ایسی نسل کو پروان چڑھاتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کیلیے غیرت کھاتے ہیں اور اپنی عزتوں کی حفاظت کرنا جانتے ہیں، اور اس سے نہ صرف مسلمانوں کی نسل کو فائدہ پہنچتا ہے بلکہ کفار کی عورتیں اور بچے غلام بن جاتے ہیں تو اسلام قبول کر لیتے ہیں، ان کی دنیا و آخرت سنور جاتی ہے۔ اس طرح ان کا ایمان لانا مجاہدین کے لیے صدقہ جاریہ بن جاتا ہے۔ بلکہ تاریخِ اسلام میں بعض بڑے بڑے عظیم لوگ غلام تھے یا غلاموں کی اولاد تھے، جن کی تاریخ نگاروں اور علماء نے تفصیل سے سیرت لکھی ہے جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

قاسم بن محمد بن ابو بکر الصدیق، سالم بن عبد اللہ بن عمر بن خطاب یہ مدینہ کے مشہور فقیہ تھے، دونوں ایک بیوہ کے بیٹے تھے، امام نافع عبد اللہ بن عمر کے مشہور شاگرد تھے، امام بخاری نے کہا "مالک بن نافع بن ابی عمر" اصح الاسانید تھے، وہ بھی غلام تھے۔ امام عکرمہ یہ عبد اللہ بن عباس کے مشہور شاگرد تھے جو تفسیر کے امام تھے، وہ بھی ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام تھے، اسی طرح عامر بن شرحبیل الشعبی اور مکحول الشامی وغیرہ۔ اور کچھ خلفاء و جرنیل بھی غلاموں کی اولاد تھے، ان میں ہارون الرشید اور ان کے بھائی موسیٰ الہادی اور عظیم فاتحین جیسے طارق بن زیاد، سیف الدین قطز یہ تاتاریوں کے فاتح اور الناصر محمد بن قلاوہ تھے جنھوں نے صلیبیوں کو ذلیل کیا اور محمود غزنوی اور ان کا غلام ایاز وغیرہ۔ نیز، خاندان

غلاماں کے قطب الدین ایبک وغیرہ، اسی طرح کفار کو جزیہ دینے پر امن دیا جاتا ہے اور انہیں اسلام کی برکات سے ایسے حقوق میسر ہوتے ہیں جو کفر کے نظاموں جمہوریت وملوکیت اور الحادی نظاموں میں انہیں نہیں ملتے۔

- جہاد کے فضائل!

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

ترجمہ: بے شک جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا وہی اللہ کی رحمت کے امیدوار ہیں، اور اللہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔(البقرہ آیت:218)

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصَّابِرِيْنَ

ترجمہ: کیا تم یہ سمجھ بیٹھے ہو کہ تم جنت میں داخل کر دیے جاؤ گے حالان کہ اب تک اللہ تعالی نے یہ آزمایا ہی نہیں کہ تم میں سے جہاد کرنے والے کون ہیں اور صبر کرنے والے کون ہیں؟(آل عمران آیت:142)

لَّا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِـهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۚ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ بِاَمْوَالِـهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ دَرَجَةً ۚ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ۚ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا

ترجمہ: کسی عذر کے بغیر گھر بیٹھے رہنے والے مسلمان ان کے برابر نہیں جو اللہ کی راہ میں جان ومال سے جہاد کرتے ہیں، اللہ نے جان ومال سے جہاد کرنے والوں کا بیٹھنے والوں پر درجہ بڑھایا دیا ہے، اگرچہ ہر ایک سے اللہ نے بھلائی کا وعدہ کیا ہے، اور اللہ نے لڑنے والوں کو بیٹھنے والوں سے اجر عظیم میں زیادہ کیا ہے۔(النساء آیت:95)

بیٹھے رہنے والوں سے مراد دارالاسلام کے ساکنین وہ مؤمنین ہیں جو شریعت الہی پر کاربند ہوں اور اس کے لیے عملی جہاد کرنے والے ہوں، لیکن مجبوری یا سستی کی وجہ سے پیچھے بیٹھے ہیں! تو دار الکفر میں بسنے والے مسلمان اپنے آپ کو کہاں پاتے ہیں؟ افلا تدبرون!

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۚ لَّهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ

ترجمہ: جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جنہوں نے پناہ دی اور مدد کی، یہی لوگ سچے مؤمن ہیں، ان کے لیے بخشش ہے اور عزت کی روزی ہے۔ (الانفال آیت:74)

- حق و باطل میں تمیز کا پیمانہ!

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِيْنَ ۖ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ۚ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

ترجمہ: اے ایمان والو! جو کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے گا تو عنقریب اللہ ایسی قوم کو لائے گا کہ جن سے اللہ محبت کرتا ہو گا اور وہ اس سے محبت کرتے ہونگے، مسلمانوں پر نرم دل ہوں گے اور کافروں پر زبردست، اللہ کی راہ میں لڑیں گے اور کسی کی ملامت سے نہیں ڈریں گے، یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دیتا ہے، اور اللہ کشائش والا جاننے والا ہے۔ (المائدہ آیت:54)

یہ آیت فی زمانہ حق اور باطل کے درمیان تمیز کرنے کا اہم ترین پیمانہ ہے، مثلا:

- اللہ سے محبت کرنے والے لوگ کون ہیں اور ان کے خصائل کیا ہیں؟
- اللہ کے محبوب کون لوگ ہیں اور ان کی کیا خصوصیات ہیں؟
- مسلمانوں اور مؤمنین کے لیے نرم دل کون ہیں؟
- اللہ کے دشمنوں پر سخت اور متشدد کون لوگ ہیں؟
- وہ کون ہیں جو اللہ کی راہ میں بلا تفریق وبلا تخصیص جہاد وقتال کر رہے ہیں؟
- فی زمانہ کون لوگ ہیں جو دین وجہاد کی محبت اور دین کی اصل پر عمل پیرا ہونے کی وجہ سے لوگوں کی طعن وتشنیع، سب وشتم اور ملامت ونفرت کے تیروں کا نشانہ ہیں؟

- وہ کون ہیں جو "اپنوں" اور غیروں کی ملامت کی پرواہ کیے بغیر اللہ کے احکام، پیغمبر ﷺ کی سنت اور صحابہ کرام کے مستقل اسوہ پر کماحقہ عمل پیرا ہیں؟

پس روئے زمین پر تمہیں ڈھونڈنے سے بھی کوئی نہیں ملے گا، سوائے خلافتِ اسلامیہ کے منہج والوں کے! پس عبرت پکڑو اے آنکھوں والو! یہی تو ہیں وہ جن پر اللہ کا وسیع فضل ہے، جس کی بہاریں ہم دنیا بھر میں دیکھ رہے ہیں!

- سچے مؤمن!

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۚ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ

ترجمہ: جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جنہوں نے پناہ دی اور مدد کی، یہی لوگ سچے مؤمن ہیں، ان کے لیے بخشش ہے اور عزت کی روزی ہے۔ (الانفال آیت:74)

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيْجَةً ۚ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

ترجمہ: کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ تم چھوڑ دیے جاؤ گے حالانکہ ابھی اللہ نے تم میں سے ایسے لوگوں کو جدا ہی نہیں کیا جنہوں نے جہاد کیا اور اللہ اور اس کے رسول اور مؤمنوں کے سوا کسی کو دلی دوست نہیں بنایا، اور اللہ تمہارے سب کاموں سے باخبر ہے۔ (التوبہ آیت:16)

یہ بڑی سخت آیت ہے، انسان کے ظاہر اور باطن کا آئینہ ہے۔ اس آیت میں سب مسلمانوں کو اپنا چہرہ اور کردار ملاحظہ کرنا چاہیے کہ اس وقت ان کے ولی دوست اور خیر خواہ، خلافتِ اسلامیہ والے ہیں یا کفار اور ان کے پروردہ طاغوتی حکمران! نیز، ان کی ہمدردیاں اللہ کے پسندیدہ نظام، نظامِ خلافت کے ساتھ ہیں یا کفار کے مسلط کردہ کفری جمہوری طاغوتی نظام کے ساتھ ہیں؟ اگر کوئی اس آیت کے معیار پر پورا اترتا ہے تو وہ مبارک باد کا مستحق ہے، ورنہ اسے انتہائی فکرمند ہونا چاہیے! افلا تتفکرون!!

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے منبر کے قریب تھا، ایک آدمی نے کہا: اسلام لانے کے بعد اگر میں صرف حاجیوں کو پانی پلاؤں اور اس کے سوا کوئی دوسرا عمل نہ کروں تو مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ دوسرے آدمی نے کہا: اسلام لانے کے بعد اگر میں صرف مسجد حرام کو آباد کروں اور اس کے سوا کوئی دوسرا عمل نہ تو مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ تیسرے نے کہا: جو تم سب نے کہا اس سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنا افضل ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں ڈانٹا اور فرمایا کہ محمد ﷺ کے ممبر کے قریب آواز بلند نہ کرو، اور یہ جمعہ کا دن تھا، لیکن جب میں نے جمعہ کی نماز پڑھی تو میں رسول اللہ ﷺ کے ہاں داخل ہوا اور آپ سے لوگوں کے اختلاف کے بارے میں پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاۗجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ

ترجمہ: کیا تم نے حاجیوں کا پانی پلانا اور مسجد حرام کا آباد کرنا اس کے برابر کر دیا جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لایا اور اللہ کی راہ میں لڑا، اللہ کہ ہاں یہ برابر نہیں ہیں، اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔ (التوبہ آیت:19)، (مسلم)

- جہاد جنت کا سودا ہے!

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰي مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّةَ ۭ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ ۣ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ۭ وَمَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ ۭ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ ۭ وَذٰلِكَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

ترجمہ: بے شک اللہ نے مسلمانوں سے ان کی جان اور ان کا مال اس قیمت پر خرید لیے ہیں کہ ان کے لیے جنت ہے، وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں پھر قتل کرتے ہیں اور قتل بھی کیے جاتے ہیں، یہ سچا وعدہ ہے تورات اور انجیل اور قرآن میں، اور اللہ سے زیادہ وعدہ پورا کرنے والا کون ہے، خوش رہو اس سودے سے جو تم نے اس سے کیا ہے، اور یہ بڑی کامیابی ہے۔ (التوبہ آیت:111)

اس آیت کریمہ میں مجاہدین کی ارواح کی قدر، ان کے بلند مرتبہ اور انعامات کو اس خوبصورت انداز میں بیان کیا گیا ہے، مجاہدین کی روحیں اس قدر قیمتی ہیں کہ اللہ رب العزت نے ان کے بدلے میں جنت جیسے قیمتی انعام کی مؤمنین کو دینے کی خوشخبری سنائی ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔ پوچھا گیا: اس کے بعد کونسا؟ فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ پوچھا گیا پھر کیا ہے؟ آپ ﷺ فرمایا: حج مبرور۔

یہ حدیث جہاد کی عجیب فضیلت کو بیان کرتی ہے جو ایمان کے بعد اسلام میں بہترین عمل ہے۔

- جہاد کے برابر کوئی عمل نہیں!

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ سے پوچھا گیا: جہاد کے برابر کونسا عمل ہے؟ آپ ﷺ فرمایا: تم اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: صحابہ نے دو یا تین بار سوال دہرایا، آپ ﷺ نے ہر بار فرمایا: تم اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔ تیسری بار فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جو روزہ دار ہو، اللہ کے سامنے اس کی آیات کے ساتھ رازداری کرتا ہو، وہ اس وقت تک نہ روزے میں وقفہ آنے دے، نہ نماز میں یہاں تک کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا واپس آجائے۔ (صحیح مسلم)

جہاد کی فضیلت میں صرف یہی ایک حدیث ہی کافی ہے کیونکہ اس حدیث میں یہ اعلان ہے کہ جہاد جیسا کوئی دوسرا عمل نہیں۔ اگر کوئی اور عمل ہوتا تو آپ ﷺ اسے ضرور بتلاتے کہ دعوت افضل ہے یا علم افضل ہے یا کوئی اور عمل، کیونکہ یہ حکم ہے۔

- ایمان کے بعد افضل عمل!

سیدنا عبداللہ بن حبشی خثعمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے یہ سوال کیا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا ایمان جس میں کوئی شک نہ ہو، ایسا جہاد کہ جس میں کوئی خیانت نہ ہو اور حج مبرور۔ کسی نے

کہا: کون سی نماز افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس میں طویل قیام ہو۔ کسی نے کہا: کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کم مایہ آدمی کی طاقت کے بقدر۔ کسی نے کہا: کون سی ہجرت افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس آدمی نے اللہ کے حرام کردہ امور کو ترک کر دیا' اس کی یہ ہجرت (یعنی حرام کاموں کو چھوڑ دینا) افضل ہے۔ کسی نے کہا: کون سا جہاد افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مال وجان سمیت مشرکین سے جہاد کرنا۔ پھر یہ سوال کیا گیا کہ کون سا قتل (یعنی شہادت) بلند مرتبہ ہے؟ آپ صلی اللہ ﷺ فرمایا: جس میں مجاہد کا خون بہا دیا جائے اور اس کے گھوڑے کی کونچیں کاٹ دی جائیں۔ (أبو داود و مسند أحمد)

یہ شہادت اس لیے بہتر ہے کہ انسان نے اپنی جان اور مال دونوں اللہ کی راہ میں قربان کر دیے، جب کہ وہ شہید جو صرف اللہ کے دین کے لیے قربان کرتا ہے اس کی خیر دونوں میں زیادہ ہے۔

- <u>جنت تلواروں کے سائے تلے ہے!</u>

عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: آگاہ رہو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔

- <u>مجاہد کے لیے اللہ کی ضمانت!</u>

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے خود (ایسے شخص کی) ضمانت دی ہے کہ جو شخص اس کے راستے میں نکلا، میرے راستے میں جہاد، میرے ساتھ ایمان اور میرے رسولوں کی تصدیق کے سوا اور کسی چیز نے اسے گھر سے نہیں نکالا، اس کی مجھ پر ضمانت ہے کہ میں اسے جنت میں داخل کروں گا، یا پھر اسے اس کی اسی قیام گاہ میں واپس لے آؤں گا جس سے وہ (میری خاطر) نکلا تھا، جو اجر اور غنیمت اس نے حاصل کی وہ بھی اسے حاصل ہو گی۔ (صحیح مسلم)

ان تمام احادیث میں طرح طرح کے فائدے، اسرار اور رموز ہیں جنہیں موضوع کے اختصار کے پیشِ نظر کسی اور موقع کیلیے اٹھائے رکھتے ہیں۔

- رونے اور پہرہ دینے والی آنکھ!

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو قسم کی آنکھیں جہنم کی آگ میں نہ جلے گیں: ایک وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے روتی ہو اور دوسری وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں رات پہرہ میں گزارتی ہو۔(رواہ ترمذی)

- جہاد کا گرد و غبار!

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہو گئے تو اللہ تعالی اسے دوزخ پر حرام کر دے گا۔ (صحیح بخاری)

- اللہ کی راہ میں لگنے والے زخم!

اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! جو زخم بھی اللہ کی راہ میں لگتا ہے (تو زخم کھانے والا) قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا جس حالت میں اس کو زخم لگا تھا، اس (زخم) کا رنگ خون کا ہو گا اور خوشبو کستوری کی۔(رواہ مسلم)

- شہادت نبی ﷺ کا ارمان!

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! مجھے یہ پسند ہے کہ میں اللہ کی راہ میں جہاد کروں اور قتل کر دیا جاؤں، پھر جہاد کروں، پھر قتل کر دیا جاؤں اور پھر جہاد کروں، پھر قتل کر دیا جاؤں۔(رواہ مسلم)

- شہید کے انعامات!

مقدام بن معدی کرب کندی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ کے ہاں شہید کے لیے چھ خصلتیں ہیں: شہید کے خون کے پہلے قطرے میں ہی اس کے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں، اور جنت میں اس کو اپنا ٹھکانا دکھا دیا جاتا ہے، اس کو ایمان کی پوشاک پہنا دی جاتی ہے، آہو چشم حور سے اس کی شادی کر دی جاتی ہے،

اس کو عذابِ قبر سے پناہ دی جاتی ہے، وہ بڑی گھبراہٹ سے پناہ میں رہتا ہے، اس کے سر پر وقار کا ایسا تاج دیا جاتا ہے کہ اس کا ایک موتی دنیا ومافیہا سے بہتر ہوتا ہے اور اس کے اعزاء واقرباء میں سے ستر آدمیوں کے بارے میں اس کی سفارش قبول کی جاتی ہے۔ (مسند احمد)

- شہداء کا اکرام!

ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان (شہداء) کی روحیں سبز پرندوں کے اندر رہتی ہیں، ان کے لیے عرشِ الٰہیٰ کے ساتھ قندیلیں لٹکی ہوئی ہیں، وہ روحیں جنت میں جہاں چاہیں کھاتی پیتی ہیں، پھر ان قندیلوں کی طرف لوٹ آتی ہیں، ان کے رب نے اوپر سے ان کی طرف جھانک کر دیکھا اور فرمایا: کیا تمہیں کسی چیز کی خواہش ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہم (اور) کیا خواہش کریں، ہم جنت میں جہاں چاہتے ہیں گھومتے اور کھاتے پیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے تین بار ایسا کیا (جھانک کر دیکھا اور پوچھا) جب انہوں نے دیکھا کہ ان کو چھوڑا نہیں جائے گا، ان سے سوال ہوتا رہے گا تو انہوں نے کہا: اے ہمارے رب! ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہماری روحوں کو ہمارے جسموں میں لوٹا دیا جائے یہاں تک کہ ہم دوبارہ تیری راہ میں شہید کیے جائیں۔ جب اللہ تعالیٰ یہ دیکھے گا کہ ان کو کوئی حاجت نہیں ہے تو ان کو چھوڑ دیا جائے گا۔ (رواہ مسلم)

- جنت میں قیلولہ کرنے والے!

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میری امت میں سے جنت میں داخل ہونے والے سب سے پہلے گروہ کے بارے میں جانتے ہو؟ میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مہاجرین، قیامت کے دن جنت کے دروازے پر آئیں گے اور دروازہ کھٹکھٹائیں گے۔ پہرے دار ان سے کہیں گے: کیا تمہارا حساب ہوگیا؟ وہ کہیں گے: ہمارا کونسا حساب؟ ہماری تلواریں تو ہماری گردنوں میں لٹکی ہوئی تھیں حتی کہ اسی حالت میں ہمیں موت آگئی، ان کے لیے دروازہ کھول دیا جائے گا۔ وہ لوگوں کے داخل ہونے سے چالیس سال پہلے اس میں قیلولہ / آرام کریں گے۔ (المستدرک علی الصحیحین للحاکم)

- **مجاہدین کے لیے جنت کے سو درجے!**

آپ ﷺ نے فرمایا: جنت میں سو درجے ہیں، جو اللہ رب العالمین نے مجاہدین کے لیے تیار کر رکھے ہیں، دو درجوں کے درمیان زمین و آسمان کی دوری کے برابر فاصلہ ہے۔ (صحیح بخاری)

- **جنت میں شہداء کا گھر!**

سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے رات میں دو آدمی دیکھے جو میرے پاس آئے پھر وہ مجھے لے کر ایک درخت پر چڑھے اور اس کے بعد مجھے ایک ایسے مکان میں لے گئے جو نہایت خوبصورت اور بڑا پاکیزہ تھا، ایسا خوبصورت مکان میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ ان دونوں نے کہا کہ یہ گھر شہیدوں کا ہے۔ (صحیح البخاری)

- **اونٹنی کا دودھ دوہنے میں وقفے کے برابر جہاد!**

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس آدمی نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اونٹنی کے فَوَاق کے برابر جہاد کیا، اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی، (فَوَاق ناقۃ سے مراد وہ وقت ہے، جو اونٹنی کا دودھ دوہتے وقت کے درمیان وقفہ آتا ہے) اور جس نے سچے دل سے اللہ تعالیٰ سے شہادت کا سوال کیا اور پھر وہ طبعی موت مرا یا شہید ہوا، بہر حال اس کو شہید کا ہی اجر ملے گا۔

جس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں زخم لگا یا کسی اور مصیبت میں مبتلا ہوا تو وہ زخم قیامت والے دن اس طرح ہو گا کہ اس سے خوب خون بہنے والا ہو گا، اس کا رنگ زعفران کی طرح ہو گا اور اس کی خوشبو کستوری کی طرح ہو گی اور جس کو اللہ کی راہ میں زخم لگے گا، اس پر شہداء کی مہر ہو گی۔ (مسند أحمد)

- **اللہ کی مدد کا ذمہ**

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین افراد کی مدد اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے، اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا، پاکدامنی کی خاطر نکاح کرنے والا اور ادائیگی کا ارادہ رکھنے والا مکاتب غلام۔ (الترمذی، النسائی، ابن ماجہ)

- **شیطان کے وسوسے اور مہاجر و مجاہد**

سبرہ بن ابی فاکہ سے مروی ہے کہ رسول صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: شیطان ابن آدم کے لیے اس کے راستوں میں بیٹھتا ہے، وہ اس کے لیے اسلام کے راستے میں بیٹھتا ہے اور کہتا ہے تم اسلام قبول کروگے اور اپنے آباء واجداد کا دین چھوڑ دوگے؟ وہ آدمی شیطان کی بات نہیں مانتا اور اسلام قبول کرلیتا ہے۔ پھر وہ اس کے لیے ہجرت کے راستے میں بیٹھتا ہے اور کہتا ہے تم ہجرت کروگے، اپنی زمین اپنا آسمان چھوڑ دوگے؟ ہجرت کرنے والے کی مثال تو اس گھوڑے کی طرح ہے جو رسی سے بندھا ادھر ادھر بھاگ رہا ہوتا ہے؟ وہ اس کی بات نہیں مانتا اور ہجرت کرلیتا ہے۔ پھر وہ اس کے لیے جہاد کے راستے میں بیٹھتا ہے اور کہتا ہے تم جہاد کروگے جو کہ جان اور مال کا جہاد ہے؟ تم قتال کروگے تو تمہیں قتل کردیا جائے گا۔ تمہاری بیوی سے کوئی دوسرا شخص نکاح کرلے گا۔ تمہارا مال تقسیم ہو جائے گا، وہ اس کی بات نہیں مانتا اور جہاد کرتا ہے۔ رسول اللہ صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جس شخص نے ایسا کیا اللہ تعالیٰ پر لازم ہے کہ اسے جنت میں داخل فرمائے، اور جو شخص قتل کردیا گیا اللہ تعالیٰ پر لازم ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے۔ اگر وہ ڈوب جائے تو اللہ تعالیٰ پر لازم ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے، یا اس کی سواری اسے گرا کر ہلاک کردے تو اللہ تعالیٰ پر لازم ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے۔ (سنن النسائی)

- **ساٹھ سال کی عبادت اور جہاد!**

مران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ کسی آدمی کا اللہ کے راستے میں (ایک گھڑی) قیام کرنا ساٹھ (۶۰) سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (السلسلة الصحیحة)

اللہ اکبر! عجیب فضیلت ہے! مجاہد بھائی! آپ جب بھی کسی کارروائی کے لیے جائیں تو اس فضیلت کو یاد رکھیں اور اپنے عمل میں اخلاص پیدا کریں ایسا کرنے سے برکت اور لذت میں اضافہ ہو گا۔

جہاد کے بے شمار فضائل آئے ہیں، مجاہد جب اللہ کی خاطر گھر سے نکلتا ہے تو اس کی نیکیوں کی گنتی شروع ہو جاتی ہے، پھر اس کی نیند، ہنسی، کھانا اور ہر چیز عبادت بن جاتی ہے۔ رب تعالی کو یہ قابل فخر بندے بہت پیارے ہیں، مجاہدینِ اسلام دین کے ستونوں کے محافظ ہیں، وہ دین کی نصرت کرتے ہیں، چاہے کتنی ہی نیکیاں کیوں نہ کی جائیں، ان سب میں مجاہد کا حصہ ہے، اور مجاہد کا اجر اور فضیلت کا اندازہ لگانا، انسان کے بس کی بات نہیں۔

- جہاد دین کی چوٹی!

مسند احمد کے باب ایمان اور اسلام کی فضیلت کے بیان میں جہاد کو دین کے تمام ستونوں کی چوٹی کہا گیا ہے،

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! اگر تم چاہتے ہو تو میں اس دین کی اصل اور اس کی کوہان کی چوٹی کی وضاحت کر دیتا ہوں۔ سیدنا معاذؓ نے کہا: کیوں نہیں، اے اللہ کے نبی! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ مجھے بیان کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس دین کی اصل یہ ہے کہ تم یہ گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ ہی معبودِ بر حق ہے، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہوں، اور اس دین کا سہارا اور ستون یہ ہے کہ نماز قائم کی جائے اور زکوۃ ادا کی جائے اور اس کی کوہان کی چوٹی جہاد فی سبیل اللہ ہے، مجھے تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں اس وقت تک لوگوں سے قتال کروں، جب تک اس طرح نہ ہو جائے کہ وہ نماز قائم کریں، زکوۃ ادا کریں اور یہ شہادت دیں کہ اللہ تعالیٰ ہی معبودِ بر حق ہے، وہ یکتا و یگانہ ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، جب لوگ یہ امور سر انجام دیں گے تو وہ خود بھی بچ جائیں گے اور اپنے خونوں اور مالوں کو بھی بچا لیں گے، مگر ان کے حق کے ساتھ اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ پر ہو گا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے مزید فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! فرض نماز کے بعد جنت کے درجات کو پانے کیلیے جہاد فی سبیل اللہ ہی ایک ایسا عمل ہے، جس میں چہرے کو متغیر کیا جائے اور قدموں کو خاک آلود کیا جائے اور بندے کے ترازو کو سب سے زیادہ بھاری کرنے والا یہ عمل ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے راستے میں کوئی چوپایہ خرچ کر دو یا اللہ کے راستے میں کسی کو سواری دے دو۔

- جہاد ترک کرنے کی وعیدیں!

جہاد فی سبیل اللہ بڑے عجیب و غریب فضائل اور انعامات والا عمل ہے۔ اس پر کاربند رہنے والوں کے لیے اللہ رب العزت نے جہاں بڑے اکرام اور نعمتوں بھری جنتوں کے وعدے کیے ہیں، وہاں اس کے بغیر شرعی عذر ترک کرنے والے اور اس سے اعراض برتنے والوں کے لیے بڑی سخت وعیدیں بھی بیان فرمائی ہیں۔

چنانچہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ۨ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۗ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ

ترجمہ: کہہ دو اگر تمہارے باپ اور بیٹے اور بھائی اور بیویاں اور برادری اور مال جو تم نے کمائے ہیں اور سوداگری جس کے گھاٹے سے تم ڈرتے ہو اور مکانات جنہیں تم پسند کرتے ہو تمہیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیارے ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم بھیجے، اور اللہ نافرمانوں کو راستہ نہیں دکھاتا۔ (التوبہ آیت:24)

اور ارشاد ہے:

قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ۗ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖٓ اَوْ بِاَيْدِيْنَا ۖ فَتَرَبَّصُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ

ترجمہ: کہہ دو کہ تم ہمارے بارے میں جس چیز کا انتظار کر رہے ہو وہ دو بھلائیوں میں سے ایک ہے اور ہم تمہارے حق میں اس کا انتظار کر رہے ہیں کہ یا تو اللہ تعالی اپنے پاس سے کوئی سزا تمہیں دے یا ہمارے ہاتھوں سے، پس ایک طرف تم منتظر رہو، دوسری جانب تمہارے ساتھ ہم بھی منتظر ہیں۔ (التوبہ آیت:52)

مزید ارشادِ باری تعالی ہے:

وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّيَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ ۭ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ

ترجمہ: اور ان دیہاتیوں میں سے بعض ایسے ہیں کہ جو کچھ خرچ کرتے ہیں اس کو جرمانہ سمجھتے ہیں اور تم مسلمانوں کے واسطے برے وقت کے منتظر رہتے ہیں، برا وقت ان ہی پر پڑنے والا ہے اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔ (التوبہ آیت:98)

اور ارشادِ باری تعالی ہے:

يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ

ترجمہ: وہ انہیں پکاریں گے کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے، وہ کہیں گے کیوں نہیں لیکن تم نے اپنے آپ کو فتنہ میں ڈالا اور راہ دیکھتے اور شک کرتے رہے اور تمہیں آرزوؤں نے دھوکہ دیا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آپہنچا اور تمہیں اللہ کے بارے میں شیطان نے دھوکہ دیا۔ (الحدید۔ آیت۔14)

مندرجہ بالا آیات میں سے اکثر ایسی ہیں جو دین سے گہرے لگاؤ اور اس کے لیے قربانی دینے اور تگ ودو کرنے سے پہلو تہی کرنے اور اعراض برتنے کے رویوں کی عکاسی کرتی ہیں۔ ان کی روشنی میں دین کے حوالے سے اپنے طرزِ عمل کا دقیق نظر سے جائزہ لینا بلکہ لیتے رہنا چاہیے۔

حق بات تو یہ ہے کہ آپ کے ملک کے کفری نظام کی اطاعت نے آپ کو دینِ اسلام کے بے شمار عزیمت والے کاموں سے محروم کر دیا ہے۔ بلکہ دینی غیرت سے تہی دامن کر کے بے غیرت بنا دیا ہے۔ جیسے خلافتِ اسلامیہ سے دور کر کے، اعلائے کلمتہ اللہ کے فریضہ سے دور کر دیا، مؤمنین ومجاہدین کی نصرت سے محروم کر دیا، جہاد سے محروم کر دیا، دار الاسلام کی طرف ہجرت سے محروم کر دیا اور کفار و مرتدین کے ہاتھوں اسیر ہونے والے مؤمنین ومؤمنات اور شہداء و غازیان کے اسیر ہونے والے اہلِ خانہ کی سرپرستی اور کفار، مرتدین اور زندیقین کی زندانوں اور کیمپوں میں پڑے سسکتے بچوں کی رہائی جیسے عظیم الشان فریضہ سے غافل کر دیا!!

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب تم بیعِ عینہ کرو گے اور بیلوں کی دمیں پکڑ لو گے (یعنی فقط دنیا کمانے میں لگ جاؤ گے) اور جہاد چھوڑ دو گے اللہ تم پر ذلت ورسوائی تم پر مسلط کر دے گا یہاں تک کہ تم اپنے دین کی طرف لوٹ آؤ۔ (رواہ ابو داؤد)

پس آج مسلمان اپنی ذلت اور رسوائی دیکھ لیں اور اس کی وجوہات پر بھی غور کر لیں کہ کس طرح وہ جہاد و قتال کے اہم فریضے سے غافل ہو کر اپنی دنیا میں کھو گئے اور اللہ تعالی نے انہیں ذلیل ورسوا کر ڈالا ہے۔

اس کے علاوہ ایک اور اہم پہلو کو بھی ذہن میں رکھیں۔ وہ یہ کہ لوگ اپنی زندگیوں میں شریعت کی بالادستی نہ ہونے کے سبب دینِ اسلام کی بے شمار نعمتوں اور رب تعالی کی رحمتوں سے محروم ہو گئے۔ دینِ اسلام کی بالادستی اور شریعت کے ماحول کی جو برکات سرزمینِ خلافت میں تھیں، غفلت میں کھوئے لوگ اس کا ادراک کرنے سے بھی قاصر ہیں۔

کیا ہے تو نے متاعِ غرور کا سودا

فریب سود و زیاں، لا الہ الا اللہ

یہ مال و دولتِ دنیا، یہ رشتہ و پیوند

بتانِ وہم و گماں، لا الہ الا اللہ

ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ایک وقت آئے گا کہ کفار مسلمانوں پر اس طرح جھپٹیں گے جس طرح بھوکے لوگ دستر خوان پر جھپٹتے ہیں، کسی نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ کیا مسلمان اس وقت تعداد میں تھوڑے ہوں گے؟ (ان کے ذہن میں یہ تھا کہ ہم تعداد میں کم ہیں لیکن پھر بھی کفار ہم سے ڈرے سہمے رہتے ہیں، تو پھر ایسا کیونکر ہو گا!) تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ یہ وہن کی وجہ سے ہو گا۔ پوچھا گیا، یہ وہن کیا ہے؟ فرمایا: دنیا کی محبت اور موت کا خوف! (رواہ ابوداؤد)

- عزت و ذلت سب کی سانجھی ہے!

مسلمانو! یہ نہ سوچنا کہ کفار و مرتدین کا اکٹھ فقط خلافتِ اسلامیہ کے خلاف ہے۔ نہیں بھائیو! یہ تمام مسلمانوں کے دشمن ہیں اور رہیں گے، اور ان کا ظلم اسی وجہ سے بڑھتا جا رہا ہے کہ مسلمان، دیگر مسلمانوں کے معاملات سے غافل ہیں۔ ایک دوسرے کا درد نہیں سمجھتے، ایک دوسرے کو بھائی نہیں سمجھا۔ جبکہ سب مسلمانوں کو "**کالجسم واحد**" ایک جسم کی مانند کہا گیا ہے۔ "انما المؤمنون اخوۃ" بھائی بھائی کہا گیا ہے۔ نیز فرمایا:

مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ وہ اس پر (خود) ظلم کرتا ہے اور نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے یا اسے دشمن کے حوالے کرتا ہے۔

چونکہ مسلمانوں نے اسلام کی اعلی اقدار سے اعراض برتا ہے، رشتہ الولاء والبراء سے غفلت کی ہے، لہذا اللہ رب العزت نے بھی اپنا دستِ رحمت وشفقت ان سے اٹھالیا اور پھر ہر جگہ مسلمان رسوا ہو رہے ہیں، فلسطین سے لے کر برما تک، بوسنیا سے لے کر چیچنیا تک، کشمیر سے لے کر سوڈان تک! سب جہاد و قتال ترک کرنے کی وجہ سے طواغیت کے ظلم تلے بے بسی و بے حسی سے پس رہے ہیں۔ لیکن تاحال عبرت حاصل نہیں کی گئی! شاید کہ کبھی عبرت آجائے لیکن اس وقت کچھ فائدہ نہ ہو گا۔

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے غفلت زدہ لوگو!

تمہاری داستاں تک بھی نہ ہو گی داستانوں میں

خلافتِ اسلامیہ کا قیام اور وجود اللہ کی طرف سے ایک نعمتِ کبری ہے، اس کی قدر جانو، اس کا دامن تھام لو اور اس سے جڑ جاؤ، جہاد کیلیے لپکو، دوڑو اللہ کی طرف، یہ خلافت آپ کی اپنی ہے، آپ کے دین، ایمان، عزت، جان، مال، آپ کی عقل وشعور اور اقدار و شعائر کی محافظ ہے اس کی قدر کرو۔

ہم میں سے ہر ایک پر لازم ہے کہ اس کی خاطر نچھاور کیے گئے خون کی قدر پہچانیں! اس کی حفاظت پر مامور موحدین و مجاہدینِ اسلام کی قدر و منزلت کا ادراک کریں۔ اگر اس عظیم نعمت کی اور مؤمنین کی قربانیوں کی قدر نہیں کریں گے تو یقین جانیں، اللہ اپنے دین اور اہلِ ایمان کے معاملے میں بڑا غیرت مند ہے، وہ اپنے دین اور اس کی قدر جاننے والوں کی رسوائی برداشت نہیں کرتا، بے شک! اللہ ایسا رسوا کرے گا کہ اس جیسی رسوائی کسی نے دیکھی ہو گی اور نہ سنی ہو گی! یہ اللہ جبار وقہار کی مسلّمہ سنت ہے۔

صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لیے!

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِینَ.

دوڑو اللہ عزوجل کی طرف

جس میں مصنف نے مسلمانانِ عالم پر مسلط کفری جمہوری نظام کی کارستانیوں اور فریب کاریوں کو آشکار کرنے کی کوشش کی ہے، اور غفلت کی چادر اوڑھ کر سوئے ہوئے مسلمانانِ عالم کو دعوت دی ہے کہ وہ اپنے دین اور آخرت کے معاملے میں ڈرتے ہوئے اس خوابِ خرگوش سے بیدار ہوں اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پکار پر لبیک کہتے ہوئے خلافتِ اسلامیہ کے ہم رکاب ہوجائیں، نیز مصنف نے جہاد کے فضائل کو بیان کرنے والی کثیر احادیث کو جمع کرکے مسلمانوں کو طواغیت عالم کے خلاف جہاد و قتال پر تحریض دلائی ہے، اللہ تعالی سے دعاہے کہ وہ اس میں لغزشوں سے درگزر فرماکر امتِ مسلمہ کیلیے نافع فرمائے، آمین۔

مكتبة التحرير